احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 5۔اپریل 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 74 | ہفتہ 26 ذیقعدہ۔ 1417ھ 5 شہادت 1376ہش 5 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو

دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور (کلام الٰہی) میں جابجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنے مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جوں جوں متقی خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ ایک نورِ ہدایت اسے ملتا ہے' جو اس کی معلومات اور عقل میں ایک خاص قسم کی روشنی پیدا کرتا ہے اور جوں جوں دور ہوتا جاتا ہے ایک تباہ کرنے والی تاریکی اس کے دل و دماغ پر قبضہ کرلیتی ہے۔ یہاں تک کہ (بہرے ہیں۔ گونگے ہیں۔ اندھے ہیں۔ پس وہ نہیں لوٹتے) کا مصداق ہو کر ذلت اور تباہی کا مورد بن جاتا ہے' مگر اس کے بالمقابل نور اور روشنی سے بہرہ ور انسان اعلیٰ درجہ کی راحت اور عزت پاتا ہے' چنانچہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے (-) اے وہ نفس جو اطمینان یافتہ ہے اور پھر یہ اطمینان خدا کے ساتھ پایا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 69)

اللہ کے نام پر پناہ مانگنے والے کو پناہ دینی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اللہ کے نام پر پناہ مانگنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر شخص کو بلا استثناء ضرور پناہ دو۔ عام حالات کا تقاضا یہ ہے۔ ایک ضرورت مند محتاج ہے اسے کسی کے شر سے پناہ نہیں مل رہی۔ اور پناہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے گھر میں جگہ دو۔ کیونکہ اگر یہ مضمون ہو تو پھر دنیا کا ہر گھر گھر والوں کے سوا ہر ایک دوسرے سے بھر جائے۔ اس لئے حدیث کو اس کے محل اور موقع کے مطابق سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔

پناہ سے مراد ہے کسی شر سے پناہ' کسی فتنے سے پناہ' پس ایک شخص کسی بڑے آدمی کے مظالم کا شکار ہے۔ وہ کسی کے پاس پناہ لینے آتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ جتنی اس کو طاقت ہے اس کی حمایت کرے۔ اور اس بات کا خوف نہ کرے کہ اس حمایت کے نتیجے میں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

حلف الفضول کی جو روح تھی وہ یہی تھی۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی نبوت سے پہلے حلف الفضول کا ممبر بننا قبول فرمایا اور اس دور کے اپنے عہد کو اس طرح قائم رکھا کہ

ایک دفعہ نبوت کے بعد جبکہ نبوت کے نام پر بے شمار دشمنیاں پیدا ہو چکی تھیں۔ ایک شخص آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا آپ ﷺ وہی ہیں نا! جو حلف الفضول کے عہد کے ممبر تھے۔ ان میں سے ایک آپ ﷺ ہیں۔ اور میں وہ عہد آپ ﷺ کو یاد دلاتا ہوں اور آپ ﷺ سے تقاضا کرتا ہوں کہ ایک ظالم شخص نے میری رقم دبائی ہوئی ہے۔ اس سے رقم دلوائیں۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے کہا ابو جہل۔ اب بعد نبوت ابو جہل کی دشمنی۔ اس کا عناد اور ایک پرانے عہد کو اس پر صادر کرنا عام حالات میں تو ایک شخص کہہ سکتا تھا کہ بڑی نامعقول بات ہے۔ حلف الفضول کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ جو دین میں جان کے دشمن بن چکے ہوں ان سے یہ چیز دلوائی جائے۔ ایک معقول کوشش کی حد تک وعدہ ہے اور وہ قبول ہو سکتا تھا اگر یہ خاص غیر معمولی دشمنی کے حالات نہ ہوتے۔ مگر بہرحال حضرت اقدس محمد ﷺ عہد کے معاملات میں ادنیٰ سا داغ بھی اپنے اوپر قبول نہ فرماتے تھے۔ جائز تھا انکار کر دیتے۔ مگر آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی تعجب ہوا یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس کو ساتھ لیا۔ اور ابو جہل جو ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس جا کر کہا کہ تو نے اس شخص کے اتنے پیسے دینے ہیں۔ یہ غریب اور مظلوم ہے اس کے پیسے ادا کرو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے میں ابھی دلواتا ہوں۔ اور رقم کے لئے کسی کو ہدایت کی... وہ رقم لا کر اسے پیش کر دی اور وہ شخص لے کر شکریہ ادا کیا یا نہ کیا۔ وہاں سے رخصت ہوا۔

بعد ازاں ابو جہل کے ساتھیوں نے اس سے کہا تم تو ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ اس شخص کا جان مال عزت سب حلال ہے۔ اور جب موقع ملے اس شخص کو ہلاک کر دو اور تمہارا اپنا یہ حال ہے کہ تیرے پاس اکیلا آیا اور تم نے ان کی باتیں سنیں اور اس پر عمل کیا۔ ابو جہل نے جواب دیا کہ تم نے وہ نہیں دیکھا جو میری آنکھیں دیکھ رہی تھیں۔ میں انکار کے لئے لب ہلانا چاہتا تھا تو میں دیکھتا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے پیچھے گویا دو مست اونٹ کھڑے ہیں۔ جو مجھ پر ہر دم حملے کے لئے تیار ہیں۔ اگر میں انکار کرتا تو مجھ پر جھپٹ پڑتے اس نظارے سے میں اتنا مرعوب ہو گیا کہ مجھ میں طاقت نہیں تھی کہ میں انکار کر سکتا۔

(از خطبہ 12 اگست 1994ء)

نکاح

○ مکرم حافظ فخر احمد صاحب ابن مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ صائمہ رشید صاحبہ مقیم جرمنی دختر مکرم عبد الرشید صاحب درویش (وفات یافتہ) آف گوجرانوالہ بعوض 5 ہزار جرمن مارک حق مہر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 27۔ مارچ 97ء بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس نکاح کے بابرکت اور ثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبد الستار صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ابن مکرم سلطان محمود صاحب ساکن دار الیمن شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ فاخرہ سعید صاحبہ بنت مکرم محمد حسین صاحب ساکن دار الیمن شرقی ربوہ سے بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 97-3-23 کو بعد از عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب (وکیل المال ثانی) نے پڑھا۔

عبد الستار صاحب مکرم حافظ ابوذر صاحب آف خوشاب کے پوتے ہیں جبکہ عزیزہ فاخرہ سعید صاحبہ محترمہ صدر لجنہ دار الیمن شرقی ربوہ کی بیٹی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب کارکن دفتر وکالت علیاء کو 12 مارچ 97ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت بچی کا نام شمائلہ نایاب عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم مرزا لطیف احمد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب سابق امیر ضلع نواب شاہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو سعادت مند اور باعمر بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قیصر محمود طلعت صاحب دار البرکات ربوہ کو پہلی بچی سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے بچی کا نام سبدہ گل رکھا گیا ہے۔ بچی مکرم چوہدری مہر الدین صاحب دار البرکات کی پوتی اور مکرم رفیق بٹ صاحب تلے عالی ضلع گوجرانوالہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر اور خادمہ دین بنائے۔

خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

5- شہادت 1376 ہش   5 - اپریل 1997ء

ہر چیز منفعت کا باعث ہو سکتی ہے

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب ہم کسی غلط نتیجے پر پہنچتے ہیں یا ہمیں کوئی نقصان ہوتا ہے تو ہم یہ بات دوسروں پر تھونپ دیتے ہیں۔ فلاں شخص کی وجہ سے ہمیں نقصان ہوا۔ یا فلاں بات ہمارے راستے میں حائل ہو گئی۔ ایسا ہو تو سکتا ہے دوسروں سے نقصان بھی پہنچ سکتا ہے اور کئی باتیں ہماری راہ میں حائل بھی ہو جاتی ہیں اور ہم صحیح نتیجے پر نہیں پہنچ پاتے۔ لیکن ان حالات میں ایک بات جو ہم بھول جاتے ہیں وہ یہ ہے کہ آخر اس میں ہمارا اپنا بھی تو دخل ہے۔ بات ہم نے کہی ہے۔ کام ہم نے کیا ہے۔ جو راستہ اختیار کیا ہے وہ ہم نے خود اختیار کیا ہے۔ تو کیا ان تمام باتوں میں ہماری اپنی غلطی نہیں ہو سکتی۔ یقیناً ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ ہماری سوچ ہماری سوجھ بوجھ نے ہمیں ایسا کرنے پر مائل کیا ہے اس لئے دوسروں کو مطعون کرنے کی بجائے ہم اپنی ہی طرف کیوں نہ دیکھیں۔ کہ ہماری سوچ غلط تھی ہمارا فیصلہ غلط تھا۔ ہم نے راستہ غلط اختیار کیا اور نتیجہ غلط نکلا۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہمیں یہ بھی فائدہ ہے کہ ہم اپنی سوجھ بوجھ کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ فیصلہ کرنے سے پہلے کئی بار سوچیں گے کوئی راستہ اختیار کرنے سے پہلے اس کی اونچ نیچ کی طرف نظر رکھیں گے۔ ہو سکتا ہے ہم پھر بھی صحیح نتیجہ پر نہ پہنچیں۔ لیکن ہم نے کوشش تو کر لی ہو گی۔ اپنی استعداد کے دائرے کو پورا کرنے کی کوشش کی ہو گی۔ اور اگر اس کے باوجود نتیجہ درست نہیں نکلا۔ تو یہ بھی ہمارے لئے ایک سبق ہو گا۔ کہ ہم نے کہیں نہ کہیں غلطی کی ہے۔ اگر وہ غلطی نہ کرتے یہ نتیجہ نہ نکلتا۔

چونکہ دنیا کے سارے کام سوجھ بوجھ اور سوچ سمجھ کا نتیجہ ہوتے ہیں اس لئے سوجھ بوجھ اور سوچ سمجھ کو بہتر بنانے کے لئے جو کچھ بھی کیا جا سکے وہ کرنا چاہئے۔ اور ایسا ہم صرف اسی صورت میں کر سکتے ہیں کہ اپنی ناکامیوں کو اپنی طرف منسوب کریں اپنی خامیوں کا مطالعہ کریں اپنی کوتاہیوں کی دیکھ بھال کریں۔ اور کوشش یہ کریں کہ ہمارا اپنا حصہ تو پورے کا پورا شامل ہو۔ سوچ بھی پوری شامل ہو قوت بھی پوری شامل ہو۔ عزم بھی پورا پورا ہو اور ایسا ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات پر یقین بھی ہو کہ اب ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمارے لئے سیدھی سیدھی راہیں متعین کی ہوئی ہیں ہر چیز کو ہمارے فائدے کے لئے بنایا ہوا ہے اگر کسی چیز سے ہمیں نقصان پہنچتا ہے تو اس چیز کو برا بھلا کہنے کی بجائے ہمیں سوچنا یہ چاہئے کہ ہمیں اس چیز کو کس طرح استعمال کرنا چاہئے تھا۔ اور کس طرح ہم نے اسے استعمال نہ کر کے اس سے نقصان اٹھایا ہے۔ ایسا ممکن بنانے کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ رحیم اور کریم ہے۔ وہ ہماری راہ میں روڑے نہیں اٹکاتا۔ وہ ہمیں اچھے کاموں میں کامیاب دیکھنا چاہتا ہے۔ اور ہمیں کامیاب دیکھنے کے لئے ہمارے لئے صحیح راستے متعین کرتا ہے۔ صحیح طریق کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ کس طرح اشیاء کی مضرت سے بچا جا سکتا ہے۔ اور ان کی نفع رسانی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی کم فہمی سے بعض چیزوں کو مضرت رساں سمجھ لیتا ہے یا اپنے کام کرنے کے غلط طریق سے مضرت رسانی کا باعث بن جاتا ہے۔ لیکن اگر اسے یہ یقین ہو اور یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب چیزیں ہمارے فائدہ کے لئے پیدا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیاب بنانے کے لئے صحیح راستے متعین کئے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم صحیح نتائج پر نہ پہنچیں۔ اور ہر چیز سے اپنی استعداد کے مطابق منفعت نہ حاصل کر سکیں۔ ہم تکالیف اور مصائب میں مبتلا ہونے سے بچ نہ سکیں۔

پس یہ بات نہایت لازم ہے کہ ہم اس بات پر یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ ہمارے فائدے کے لئے بنایا ہے۔ اور ہمیں صحیح نتائج پر پہنچنے کے لئے صحیح راستے متعین کئے ہیں۔ ہمیں اپنی سوجھ بوجھ اور سوچ سمجھ کو صحیح طور پر استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسا کرنے ہی سے ہم صحیح نتائج پر پہنچ سکتے ہیں۔ اور ہر بات کی منفعت سے متمتع ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنی خطاؤں اور اپنی کوتاہیوں اور اپنی غلطیوں کو اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے دوسروں کی طرف منسوب کرتے رہیں تو یقیناً ہم اس سے نہ صرف کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے بلکہ اپنی استعدادوں کو معدوم کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی سوجھ بوجھ اور سوچ سمجھ کو کام میں لانا چاہئے اور اس یقین کے ساتھ ہمیں عمل پیرا ہونا چاہئے کہ صحیح استعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہر بنائی ہوئی چیز ہماری منفعت کا باعث بنتی ہے۔ ہمیں اپنی غلطیوں سے بچنے کی کوشش کرنا چاہئے اور اس کے لئے ایک اور بات جو کرنے کی ضرورت ہے وہ ہے دعا کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی ہر بنائی ہوئی چیز کو بہتر طریق پر استعمال کرتے ہوئے مضرت سے بچیں اور منفعت پائیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خوش آمدید آپ کو کہتے ہیں سارے لوگ
پیاروں سے پیار کرتے ہیں ربوہ کے پیارے لوگ
ہوں حضرتِ امام بھی موجود اس جگہ
دن رات کر رہے ہیں دعائیں ہمارے لوگ

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مصروفیات

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے پروگرام "ملاقات" کی نشریات باقاعدگی سے جاری ہیں۔ دنیا بھر کے ناظرین اپنے پیارے امام کی زیارت کے ساتھ ساتھ آپ کے نہایت مفید و بابرکت روح پرور کلمات کو براہ راست سنتے اور ان سے اپنے قلب و روح کی جلا کا سامان کرتے ہیں۔ عالمی جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے اور انہیں ایک ہی رنگ میں رنگنے کے لئے جو اللہ کا رنگ ہے اور وحدت کی لڑی میں پرونے کے لئے یہ پروگرام نہایت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کی صحت و عمر میں اور تمام مہمات دینیہ عالیہ میں بے حد برکت دے اور اپنے عظیم فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔

گزشتہ ہفتے کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری درج ذیل ہے۔

ہفتہ 15 فروری 1997ء ملاقات پروگرام میں آج بچوں کے ساتھ نشست تھی۔ حضرت صاحب نے بچوں کو کچھ سورتیں ترجمہ کے ساتھ یاد کرنے کے لئے بتائی ہوئی تھیں۔ تیرہ بچوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ اس پر حضرت صاحب نے چند بچوں کو ٹیسٹ کیا اور انہیں شاباش دی۔ بچوں نے ایک نغمہ سنایا۔ ایک بچے نے "بابرکت مہینہ کس طرح گزارا" اور ایک اور نے "عید کس طرح گزاری" کے موضوعات پر انگریزی میں لکھی گئی تحریریں پڑھ کر سنائیں۔ حضرت صاحب اور سب حاضرین نے بہت پسند کیں۔

اتوار 16 فروری 1997ء معمول کے مطابق آج چار مختلف ممالک سے آئے ہوئے پانچ افراد نے انگریزی میں سوالات کئے جو درج ذیل ہیں۔

☆ وفات کے وقت بعض لوگ بہت تکلیف اور بے چینی کی حالت میں ہوتے ہیں اور بعض امن و سکون سے جان دے دیتے ہیں۔ کیا جان کنی کی تکلیف سزا یا گناہ کی آئینہ دار ہوتی ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا ہو بھی سکتا ہے لیکن یہ اصول نہیں ہے۔ بے چینی اور تکلیف کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً (1) پیچھے رہ جانے والوں کا خیال (2) مرض کی شدت اور تکلیف (3) ماضی کی زندگی کی کوتاہیاں اور اگلی دنیا میں خدا تعالیٰ سے ملاقات کا خوف وغیرہ وغیرہ۔

☆ نوزائیدہ بچے سوتے میں مسکرا رہے ہوتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بچے تو اپنی معصومیت کی وجہ سے خود فرشتے ہیں۔

☆ یہودی کہتے ہیں کہ سب مذہب خدا کی طرف لے جاتے ہیں اس لئے احمدی ہونا کیوں ضروری ہے؟

☆ عام طور پر شمسی سال استعمال کیا جاتا ہے۔ قمری سال کو رواج کس لئے نہیں دیا جاتا؟

حضرت صاحب نے فرمایا کلام الٰہی کے مطابق چاند اور سورج دونوں ہی حساب کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور دونوں ہی دینی تہواروں میں استعمال میں آتے ہیں مثلاً بابرکت مہینہ اور عید کا انحصار قمری سال پر ہے اس لئے ایک کو دینی اور دوسرے کو غیر دینی قرار دینا ٹھیک نہیں۔

☆ اس اجمال کی کیا حقیقت ہے کہ جہنم کی مثال ہسپتال کی طرح ہے؟

☆ لیلۃ القدر ایک ہی دفعہ ہوتی ہے یا ایک سے زیادہ دفعہ۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب انسانی زندگی اپنی اصلاح کے کمال تک پہنچ جاتی ہے تو وہ حالت لیلۃ القدر سے تعبیر ہوتی ہے۔

☆ پاکستان میں دستور ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے سر کو گول کرنے کے لئے کوئی سخت چیز سر کے نیچے رکھ دی جاتی ہے۔ کیا اس کا مذہب سے کچھ تعلق ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا ہمارے گھر میں یہ دستور بالکل نہیں ہے۔ اس کا مذہب سے قطعی کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس سے بچے کی صحت پر کوئی منفی اثر پڑتا ہے۔

☆ نیوکلیر جنگ کب ہوگی اور اس کا احمدیت پر کیا اثر پڑے گا؟

حضرت صاحب نے فرمایا جنگ تو ضرور ہوگی۔ یہ ایک غیر معمولی ہلاکت تو ہوگی لیکن انسانیت کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ اس کا اصل مقصد زبردست متکبر حکومتوں کو ذلیل کرنا ہوگا۔ پھر اس کے بعد مخلوق خدا احمدیت کی طرف متوجہ ہوگی۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے اہل کتاب کی تعریف یہ فرمائی کہ اہل کتاب وہ لوگ ہیں جو شریعت خدا کے احکامات سے حاصل کرتے ہیں۔

☆ ایک اور سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے Astral Body کی حقیقت اور ماہیت حضرت بانی سلسلہ کی بیان فرمودہ تشریح کی روشنی میں بتائی۔

سوموار 17 فروری 1997ء آج حضرت صاحب نے ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 176 میں اہم ارشادات بیان فرمائے۔

منگل 18 فروری 1997ء ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 177 میں ایمان والوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے عوام الناس کے فائدے کے لئے (عبادت) میں خشیت اور لغو سے اعراض کے جوڑ کی تشریح فرمائی اور بتایا کہ وہ لوگ جو دنیا کی لغویات میں منہمک ہوتے ہیں انہیں (عبادت) میں خشیت نصیب نہیں ہو سکتی۔

حضرت صاحب نے ارتقاء کی منازل اور جو نامیاتی روح موجود ہوتی ہے اس کا ذکر فرمایا۔

"قرار مکین" کے سلسلے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سے رحم مادر مراد نہیں بلکہ وہ Cellular Tissues مراد ہیں جو مرد اور عورت کے مادہ تولید میں ہوتے ہیں۔

بدھ 19 فروری 1997ء ہومیو پیتھی کلاس نمبر 3 جو ہالینڈ میں 5- اپریل 1994ء کو ریکارڈ کی گئی تھی براڈ کاسٹ کی گئی۔ اس میں دوائی کی طاقت اور مقدار اور کتنی دفعہ کھانی چاہئے وغیرہ امور سمجھائے گئے۔ دائمی نزلے کا نسخہ حضرت صاحب نے بتایا اور اینٹی بائیوٹک (Anti Biotics) پر تفصیل سے گفتگو فرمائی۔ اسی طرح سے خون میں Electrolite نظام سمجھایا اور Bio Chemic کے بارہ سالٹ بھی بتائے۔ ٹائیفائیڈ بخار کی علامات، خطرات اور علاج کا تفصیل سے اپنے تجربات کی روشنی میں حضرت صاحب نے ذکر فرمایا۔

جمعرات 20 فروری 1997ء ہومیو پیتھی کلاس نمبر 4 جو 7- اپریل 1994ء کو ہالینڈ سے براڈ کاسٹ کی گئی تھی دہرائی گئی۔ ٹائیفائیڈ پر مزید بحث جاری رکھتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر ٹائیفائیڈ بخار کے ٹوٹنے پر جسم پر چھوٹے چھوٹے چھالے سے نکل آئیں تو سمجھیں کہ بخار مکمل طور پر دور ہو گیا ہے۔

حضرت صاحب نے سامعین کو ہومیو پیتھی کے موثر ہونے اور اس میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے بہت سی مثالیں دیں۔ آپ نے فرمایا کہ معمولی سے خرچ سے بہت سے لوگوں کا علاج کیا جا سکتا ہے کیونکہ دوائیں بہت سستی ہیں۔ آپ نے ہومیو دواؤں کے مزاج سے واقفیت پیدا کرنے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ انسانی زندگی کو اجل مسمّٰی تک پہنچانے کے لیے ہومیو پیتھی انتہائی طور پر حیرت انگیز اثر رکھتی ہے۔

جمعہ 21 فروری 1997ء: آج کا ملاقات پروگرام اردو بولنے والے ملاقاتیوں کے سوال و جواب پر مشتمل تھا۔ سوال درج ذیل ہیں: حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی شان میں "فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے" کی کیا تشریح ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت امام الثانی کی زندگی فتح و ظفر سے پر تھی۔ دیکھیں اور مشاہدہ کریں کہ آپ بالکل نوجوان تھے۔ دنیاوی تعلیم بھی کچھ زیادہ نہ تھی اور حضرت امام جماعت الاول کی وفات پر چوٹی کے دینی اور دنیوی علماء نے تقابل اختیار کیا اور لاہوری لوگ خزانہ خالی کرکے صرف 6 آنے چھوڑ کر بڑے زعم سے جماعت سے الگ ہو گئے۔ ان الگ ہونے والوں میں صوبہ سرحد اور سیالکوٹ کے مدبر بھی شامل تھے لیکن حضرت امام الثانی کو خدا تعالیٰ نے فتح و ظفر کی کنجی عطا فرمائی حضرت امام جماعت الثانی کی 52 سالہ امامت کا ہر دن احمدیت کی فتح کی شہادت دیتا ہے۔

زندگی اور روح میں کیا فرق ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا فرق وہی ہے جو جواب دہی اور جواب دہی نہ ہونے میں ہے۔ زندگی کا پہلا مرحلہ Organism تھا پھر وہ Bio-unit بنا اور روشنی سے غذا پا کر زندگی میں ڈھلا۔ پھر نفخ روح کے نتیجے میں اسے روح اور روحانی شعور عطا ہوا جو 120 دن کے بعد عمل میں آتا ہے اس سے پہلے اس میں زندگی تو تھی مگر روح نہیں تھی۔

ایک ڈاکٹر صاحب نے ادویات کے اثرات کے بارے میں سوال کیا کہ بعض ایلو پیتھک دوائیں دماغی توازن پر عارضی طور پر منفی اثر کرتی ہیں اور انسان بہک سا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت صاحب نے کافی تفصیل کے ساتھ ہومیو پیتھی ادویات کے مثبت پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔ Molecules کے دائیں اور بائیں Spin کرنے کے حیران کن نتائج پر روشنی ڈالی اور posture کے تجربات اور لیمونن کے Molecules دائیں اور بائیں گھومنے کی وجہ سے لیموں اور مالٹا پر منتج ہونے کی تشریح فرمائی۔

حضرت امام جماعت الثانی کے بارے میں خدائی خبر میں "تب اپنے نفسی نقطہ آسمان پر اٹھایا جائے گا" کا کیا مطلب ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہر انسان کی استعدادوں کا ایک نقطہ معراج ہوتا ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی کو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک Complement ہے کہ آپ بھی اپنی استعدادوں کے نقطہ عروج کو پائیں گے۔

انسانی جسم کو زندہ رکھنے کے لئے مادی غذا کی ضرورت ہے۔ روح چونکہ مادی نہیں اس لئے اسے کیسے زندہ رکھا جا سکتا ہے؟

اس کا مختصر جواب یہ تھا کہ تقویٰ اور ذکر الٰہی روح کی غذا ہیں۔

حدیث میں ذکر آیا ہے کہ 13 سال کی عمر میں آنحضرت ﷺ نے شام کی طرف سفر کیا تو بحیرہ نامی راہب نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ اس بچے میں نبوت کی علامات نظر آتی ہیں۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ Face Reading میں کوئی حقیقت ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسے واقعات کی چھان بین ہونی چاہئے لیکن اپنی ذات میں یہ بات تعجب کے لائق نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا: درحقیقت تو صحابہؓ کے چہرے اس نبیؐ کے چہرے کے آثار کو ظاہر کرتے ہیں۔

(ا-م-چ) (الفضل انٹرنیشنل لندن 7 تا 13 مارچ 1997ء)

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

اگر اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ تو ایک ذرہ بھی کسی نیکی کو ضائع نہیں کرتا اس نے تو خود فرمایا ہے اگر ذرہ بھر نیکی ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائے گا پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر نیکی کا پھل پھر نہیں ملتا اسکی وجہ یہی ہے کہ اس میں اخلاص نہیں آیا اعمال کے اخلاص میں استقلال شرط ہے یہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہیں یہ لوگ ابدال ہو جاتے ہیں اور وہ اس دنیا کے نہیں رہتے انکے ہر کام میں ایک خلوص اور اہلیت ہوتی ہے لیکن دنیاداروں کا تو یہ حال ہے کہ وہ خیرات بھی کرتے ہیں تو اسکے لئے تعریف اور تحسین چاہتے ہیں اگر کسی نیک کام میں کوئی چندہ دیتا ہے تو غرض یہ ہے کہ اخبارات میں اسکی تعریف ہو لوگ تعریف کریں اس نیکی کو خدا تعالیٰ سے کیا تعلق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

(ہفت روزہ لاہور 22 مارچ 1997ء

تصور پاکستان

فکری' تاریخی اور سیاسی پس منظر

سیاسیات عالم میں "قرارداد لاہور" کو خصوصی تاریخی اہمیت حاصل ہے یہی قرارداد بعد میں "قرارداد پاکستان" کے نام سے مشہور ہوئی جس کے نتیجہ میں 14- اگست 1947ء کو مسلمانان ہند کے لئے ایک علیحدہ مملکت "موسومہ بہ پاکستان" معرض وجود میں آئی- یہ قرارداد جو 23- مارچ 1940ء کو منصہ شہود پر آئی آج کی صحبت میں ہم مجملاً اسی کے فکری' تاریخی اور سیاسی پس منظر کا جائزہ لیں گے-

قائداعظم محمد علی جناح کا یہ ارشاد بڑا ہی معنی نگر ہے کہ ہندوستان میں جب پہلا شخص مسلمان ہوا تھا- دراصل پاکستان کی بنیاد اسی دن رکھ دی گئی تھی- دوسرے لفظوں میں برصغیر پاک و ہند میں اسی دن دو قومی نظریہ معرض وجود میں آگیا تھا-

انگریز کا دغدغہ ہندوستان پر مسلمانوں کی کم و بیش ایک ہزار سال تک حکمرانی رہی- مسلمان حکمران ہمیشہ کامل مذہبی آزادی اور رواداری کے اصول پر سختی سے کاربند رہے اس دور میں ہندوؤں اور دیگر تمام مذاہب کے پیروؤں کو کامل مذہبی اور سیاسی حقوق حاصل رہے یہی وجہ تھی کہ ہندوؤں کی طرف سے کبھی علیحدہ وطن کا مطالبہ نہیں ہوا-

انگریزوں نے جب تاجرانہ سیاست کاریوں سے رفتہ رفتہ سارے ہندوستان پر قبضہ جمالیا- تو چونکہ انہوں نے حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی- اس لئے ان کے دل میں ہروقت یہ دغدغہ رہتا تھا کہ مسلمان سر ابھارنے نہ پائیں- اس لئے وہ بہ اہتمام خاص ہر شعبہ زندگی میں مسلمانوں پر ہندوستان میں آباد دوسری قوموں خصوصاً ہندوؤں کو ترجیح دیتے رہے- 1857ء کے فسادات میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو انگریزوں کے خلاف آلہ کار بنا کر ان کے اس خدشے کو پختہ کردیا اور انگریز نہ صرف ہندوؤں کو ملکی زندگی کی ہر دوڑ میں مسلمانوں پر ترجیح دینے لگا- مسلمانوں کو اپنا حریف اول بھی گرداننے لگا چنانچہ مسلمانوں سے مغائرت کا سلوک کیا جانے لگا- ہندو تو جبلی طور پر ویسے ہی موقع پرست و موقع شناس ہے- اور اس کے بارے میں یہ کہاوت صدفی صد درست ہے کہ وہ بہترین محکوم ہوتا ہے- اور بدترین حاکم- اس لئے ہندو قوم نے انگریزوں کے اس خدشہ کو بھانپتے ہوئے خوب خوب ہی فائدہ اٹھایا اور مراعات اور ترقیات حاصل کیں اور اپنے آپ کو انگریز کے مکمل معاون اور اطاعت گزار کے طور پر پیش کیا- اور انگریز کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے حقوق بری طرح تلف کئے اور ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے- اس وقت مسلمانوں میں نہ اتحاد باقی تھا اور نہ ہی انہیں محکم و مخلص قیادت میسر تھی- انگریز نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ایک ایک کرکے صاحب فراست مسلمانوں کو یا تو صفحہ ہستی سے مٹا دیا تھا یا معاشی تنگدستی میں مبتلا کرکے ان کی تمام صلاحیتیں مفلوج کردی تھیں- مسلمانوں کے علماء رفتار زمانہ سے ناآشنا تھے وہ نہ صرف انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے مخالف تھے- انگریزی تعلیم حاصل کرنے والوں کو کرسٹان اور کافر گردانتے تھے- اس فکری عاقبت نااندیشی کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندو انگریز کی مرحمت خسروانہ کی شہ پاکر رفتہ رفتہ ملکی زندگی کے ہر شعبہ پر مسلط ہوگئے- یہاں تک کہ مسلمانوں سے بحیثیت مسلمان زندہ رہنے کا حق بھی چھینا جانے لگا- ان حالات میں مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ مملکت کا مطالبہ تو رہا ایک طرف انہیں سب سے پہلا مرحلہ ہندوستان کے اندر شہری اور قومی حقوق کے حصول کا درپیش تھا-

دو قوموں کا احساس انگریز جس نے طاقت کے بل پر چھوٹی چھوٹی ریاستوں- تعلقوں اور صوبوں کو ملا کر ایک ملک کی شکل دی تھی خوب جانتا تھا کہ اتنا بڑا ملک کبھی ایک حکومت کے ماتحت نہیں رہا- یہاں بہت سی قومیں آباد ہیں جن کی تہذیب و تمدن ایک دوسرے سے مختلف بلکہ متصادم ہیں- اسے خوب احساس تھا کہ مسلمان ہندوؤں سے سرتاسر ایک "علیحدہ قوم ہیں" ان کے رسوم و تہوار تک ایک دوسرے سے مختلف ہیں- ان کے عقائد ایک دوسرے متضاد ہیں- ہندو نے بھی اپنے طرز عمل اور مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ سے یہ ثابت کر دیا تھا- کہ وہ مسلمانوں- کو ہندوستان میں اپنا محکوم بنا کر رکھنا چاہتے ہیں- ان دونوں قوموں میں کوئی ایک تہذیبی و تمدنی بات بھی درجہ اشتراک نہیں بن سکتی- ہندوستان کے صاحبان فکر و نظر اصحاب نے بھی ہمیشہ اپنے احساس کا برملا اظہار کیا کہ ہندوستان میں ایک نہیں دو قومیں آباد ہیں جن کا عقیدہ' رہن سہن' ربط و ضبط کے انداز- رسوم و تہوار- اور طرز تعمیر تک جداگانہ ہیں- چنانچہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے اس احساس کو الفاظ کا جامہ پہنا کر پیش کرتے رہے- آج ہم انہی صاحبان فکر و نظر کے خیالات افکار و نظریات اور اس قضیہ کے حل کے لئے تجاویز اور مشوروں کو باترتیب ریکارڈ کرنا چاہتے ہیں- تاکہ ہماری نئی نسل کے بھی "قرارداد پاکستان" اور مسلمانان برصغیر کے اس تاریخی مطالبہ کا حقیقی پس منظر ذہن نشین ہو سکے-

جان برائٹ سب سے پہلے 24- جون 1885ء کو انگلستان کے دارالعوام میں ایک برطانوی مدبر "جان برائٹ" نے کہا کہ- ہندوستان کو پانچ باقاعدہ اور خود کفیل پریذیڈنسیوں میں تقسیم کردیا جائے تاکہ اگر کسی وقت برطانیہ کو ہندوستان سے نکلنا پڑے تو یہ پانچ آزاد ریاستوں میں ڈھل سکیں- جان برائٹ کی یہ تجویز فرقہ وارانہ کی بجائے ہندوستان کی انتظامی بنیادوں پر تقسیم سے تعلق رکھتی تھی-

(ظہور پاکستان از چوہدری محمد علی ص 115)

سید جمال الدین افغانی سید محترم جمال الدین افغانی "پان اسلام ازم" کے داعی تھے- انہوں نے سب سے پہلے یہ تجویز پیش کی کہ ہندوستان کے شمال مغربی مسلم اکثریتی علاقوں پر مشتمل ایک آزاد مسلم ملک قائم ہو جو افغانستان اور وسطی ایشیا (موجودہ اشتراکی ریاستوں تاشقند سمرقند اور بخارا وغیرہ کی اسلامی قوت کے لئے تقویت کا باعث ہوگا-

(دی سٹرگل فار پاکستان ص 115)

سرسید احمد خاں سرسید احمد خاں 1857ء کے فسادات کے بعد مسلمانان ہند کے لیڈر کی حیثیت سے سامنے آئے- انہوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کو جدید تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی تاکہ مسلمانوں میں جدید سیاسیات کا شعور پیدا ہو- اس مقصد کی تکمیل کے لئے انہوں نے علی گڑھ کالج قائم کیا جس نے تھوڑے ہی عرصے میں "علی گڑھ تحریک" کی صورت اختیار کرلی- اور تحریک پاکستان میں علی گڑھ کالج کے فارغ التحصیل حضرات نے ایسی جیدارانہ خدمات انجام دیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا- ایک وقت تھا جب سرسید ہندو اور مسلم کو ہندوستان کی دو آنکھیں سمجھتے تھے لیکن ہندو کے عیارانہ و غاصبانہ طرز عمل نے جلد ہی ان کی آنکھیں کھول دیں اور سرسید احمد خاں نے بنارس میں اردو ہندی جھگڑے کے بعد 1884ء میں واضح الفاظ میں دو قومی نظریئے' مسلمانوں کے جداگانہ حقوق کے تحفظ' مسلم تہذیب و تمدن اور اردو زبان کے تحفظ کی تحریک کا آغاز کیا- مسلمانان ہند کو کانگرس میں شامل ہونے سے باز رہنے کی تلقین کی اور مسلمانوں کے سیاسی مطالبات کے لئے "مسلم ایجوکیشنل کانفرنس" کی بنیاد رکھی چنانچہ آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام تک مسلمانان ہند کے مطالبات "مسلم ایجوکیشنل کانفرنس" ہی کے پلیٹ فارم سے پیش کئے جاتے رہے-

مولانا عبدالحلیم شرر 1890ء میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر بنگال میں ہندو مسلم فسادات ہوئے جن میں مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا- چونکہ یہ سانحہ بنگال میں پہلی دفعہ رونما ہوا تھا- اس نے مسلمان رہنماؤں کو سوچنے پر مجبور کیا- اس موقعہ پر مولانا عبدالحلیم شرر نے اپنے اخبار میں ایک مفصل اداریہ لکھ کر برطانوی حکومت کو توجہ دلائی کہ ہندوستان ایسا وسیع و عریض ملک جس میں بہت سی قومیں آباد ہیں- خاص طور پر دو بڑی قومیں ہندو اور مسلم- اس میں ایسے سانحات و فسادات کا ایک ہی موثر حل ممکن ہے یہ کہ اسے دو آزاد حصوں میں تقسیم کر دیا جائے- ایک حصہ مسلمانوں کے لئے اور دوسرا ہندوؤں کے لئے- اور تمام ہندوؤں اور مسلمانوں کی آبادی کا تبادلہ بھی کر دیا جائے- بہ الفظ دیگر ہندستان کو دو ملکوں مسلم ہندوستان اور ہندوستان میں تقسیم کردیا جائے-

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی 1908ء میں جماعت احمدیہ کے بانی میرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک مضمون "پیغام صلح" عنوان سے لکھا جس میں آپ نے دلائل سے ثابت کیا کہ ہندوستان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں- اور ان دونوں قوموں میں جو اختلافات ہیں وہ سیاسی نہیں بلکہ مذہبی نوعیت کے ہیں- آپ نے لکھا-

"مجھے ان صاحبوں سے اتفاق رائے نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کی باہمی عداوت اور نفاق کا باعث مذہبی تنازعات نہیں ہیں- بلکہ اصلی تنازعات پولیٹیکل ہیں- یہ بات ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق کے مطالبات میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہوجائیں اور کیوں آج تک ان کی کانگرس کی شمولیت سے انکار کرتے رہے اور کیوں آخر کار ہندوؤں کی درستی رائے محسوس کرکے ان کے قدم پر قدم رکھا- مگر الگ ہو کر اور ان کے مقابل پر "ایک مسلم انجمن" (مسلم لیگ ناقل" قائم کردی مگر ان کی شرکت کو قبول نہ کیا-

صاحبو! اس کا باعث دراصل مذہب ہی ہے- اس کے سوا کچھ نہیں- اگر آج وہی ہندو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمانوں سے آکر بغل گیر ہوجائیں یا مسلمان ہی ہندو بن کر "اگنی واؤ" وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کردیں اور اسلام' کہہ دیں- تو جن تنازعات کا نام اب پولٹیکل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہوجائیں کہ گویا کبھی نہ تھے- (پیغام صلح ص 28) پھر مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا- ہندو سے بالکل جوڑ نہ رکھیں اگر انگریز آج یہاں سے نکل جاویں تو ہندو مسلمانوں کی بوٹی بوٹی کردیں" (ملفوظات جلد دہم ص 53) "اے مسلمانو! کہیں ہندو کی باتوں میں نہ آجانا اور ہندو کی سیاسی پارٹی کانگرس میں شامل نہ ہونا- بلکہ علیحدہ رہ کر انگریزوں سے حقوق حاصل کرو- ورنہ ہندو آزادی کے بعد تمہیں کچھ نہیں دے گا بلکہ تمہیں ہمیشہ کے لئے ختم کرکے رکھ دے گا-"

خیری برادران 1917ء کی اسٹاک ہوم سوشلسٹ انٹرنیشنل کانفرنس میں ہندوستان سے ڈاکٹر عبدالجبار خیری اور پروفیسر عبدالستار خیری شریک ہوئے کانفرنس میں جب ہندوستان کی سیاست کا ذکر ہوا تو خیری برادران نے ہندوستان کو دو خود مختار مملکتوں میں تقسیم کرکے "مسلمان ہندوستان" اور "ہندوستان" نام رکھنے کی تجویز پیش کی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمدؒ عبدالقدیر بلگرامی

بدایوں کے اخبار "ذوالقرنین" (مارچ- اپریل 1920ء) میں محمد عبدالقدیر صاحب بلگرامی کا ایک مضمون "- ہندو مسلم اتحاد پر مہاتما گاندھی کے نام ایک کھلا خط شائع ہوا جو بعد میں کتابی صورت میں بھی طبع ہوا- خط میں دیگر مسائل کے علاوہ ہندوستان کو تقسیم کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی- اور ان اضلاع کی فہرست بھی دی گئی تھی- جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی- اس مضمون کے مطابق بلگرامی صاحب کا بیان کردہ مسلمانوں کا علاقہ موجودہ پاکستانی حصہ سے زیادہ مختلف نہیں تھا- البتہ اس میں بنگال کا علاقہ شامل نہیں تھا-

سردار محمد گل خاں

سردار محمد گل خاں نے شمال مغربی سرحدی کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے کہا- ہندو مسلم اتحاد کبھی حقیقت کا روپ نہیں دھار سکتا- یہ بیل کبھی منڈھے نہیں چڑھ سکے گی- لہذا اس صوبہ کو علیحدہ رہنے دیا جائے تاکہ یہ صوبہ اسلام اور برطانوی کامن ویلتھ کے درمیان ایک کڑی ثابت ہو سکے- دراصل جب مجھ سے میری رائے دریافت کی جاتی ہے تو میں بحیثیت ممبر انجمن یہ رائے دوں گا کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم ہندوؤں اور مسلمانوں کو علیحدہ علیحدہ رکھیں یعنی ہندوستان کے 23- کروڑ ہندو جنوب میں رہیں اور 8 کروڑ مسلمان شمال میں رہیں راس کماری سے آگرہ تک کا علاقہ ہندوؤں کو دے دیں اور آگرہ سے پشاور تک مسلمانوں کے حوالے کر دیا جائے- میرا مطلب یہ ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ آبادی کا تبادلہ ہو جائے اور یہ تبادلہ باہمی ہو سکتا ہے-" (اسلام "ان انڈیا اِز ٹرانزیشن ٹو ماڈرنیٹی" از ایم- اے کارندیکر ص 171-172) اس تجویز میں بنگال کو شامل نہیں کیا گیا تھا-!

بھائی پرمانند

1923ء میں بھائی پرمانند نے آریہ سماج اور ہندو سنگھٹن نامی کتاب لاہور سے شائع کی جس میں برصغیر کو دو حصوں میں تقسیم کر دینے کی تجویز پیش کی گئی تھی کیوں کہ ہندو اور مسلمان اکٹھے نہیں رہ سکتے-

مولانا محمد علی جوہر

مولانا محمد علی جوہر نے 1924ء میں علی گڑھ میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا!

اگر ہندو مسلم مسئلہ طے نہ ہوا تو ہندوستان' ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا میں تقسیم ہو کر رہے گا"

انہوں نے گول میز کانفرنس منعقدہ لنڈن میں بھی مسلمانوں کے حقوق کی آواز بلند کی اور اپنی وفات سے ایک دن قبل برطانوی وزیر اعظم کے نام خط میں لکھا:-

"مسلمانوں کو ان کے صوبوں میں پورا اقتدار ملنا چاہئے جہاں وہ اکثریت میں ہیں خواہ یہ اکثریت بڑی ہو یا چھوٹی ہو اور جہاں وہ اقلیت میں ہوں وہاں ان کو پورا تحفظ دینا ہو گا"

لالہ لاجپت رائے

لالہ لاجپت رائے نے 1924ء کے آخر میں بعض مضمون "راوی سے برہم پتر" کے عنوان سے لکھے- جن میں ہندوستان میں دو قومی نظریہ کو تسلیم کیا گیا اور پنجاب' سندھ' سرحد اور مشرقی بنگال کو الگ کر دینے کی تجویز پیش کی- پھر سی آر- داس کے نام اپنے ایک خط میں لکھا کہ

"مسلمان کبھی ہندوؤں کے ساتھ نہیں رہ سکتے"

حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد

1928ء میں احمدیہ فرقہ کے سربراہ میرزا بشیرالدین محمود احمد نے نہرو رپورٹ پر ایک مبسوط و مفصل تبصرہ کیا جو مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ" کے نام سے شائع ہوا- اس کتاب میں آپ نے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا-

پس موجودہ صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں نے چاہا تھا- پنجاب، بنگال- سرحدی صوبہ سندھ اور بلوچستان آزاد اور خود مختار اسلامی صوبے ہوں...... اب میں بتانا چاہتا ہوں کہ کیا مسلمانوں کا مطالبہ ضروری تھا- سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس امر کی ضرورت کو تمام دنیا تسلیم کر چکی ہے کہ جن اقوام کے مذہب اور تمدن میں اختلاف ہو- انہیں آزاد نشو و نما کا موقع ضرور ملنا چاہئے- ورنہ فساد اور فتنے کا دروازہ وسیع ہو جاتا ہے اور صلح اور امن حاصل نہیں ہوتا- یورپ میں جہاں جہاں زبان اور تمدن کا اختلاف ہے ان علاقوں کو الگ علاقہ کی صورت میں نشو و نما پانے کا موقع دیا جاتا ہے- زیگوسلویکا... میں اوتھینیا کو الگ اور اندرونی طور پر آزاد حکومت عطا کی گئی ہے- ریاست ہائے متحدہ کی ریاستوں کا قیام بھی اسی اصل پر ہے وہ الگ الگ پہلے سے قائم تھیں اور ہر ایک کا ایک خاص طریق تمدن قائم ہو چکا تھا اور مذہب کا بھی اختلاف تھا اس لئے ریاستوں کو توڑ کر ایک حکومت قائم کرنے کی بجائے انہیں علیحدہ ہی رہنے دیا گیا- پس یہ مطالبہ بالکل عقل کے مطابق ہے اور اس کی ضرورت مسلمانوں کو یہ ہے کہ وہ اپنے مخصوص تمدن اور اپنی روایات کو قائم رکھ سکیں اور ان کی قومی روح تباہ نہ ہو جائے جو ضرورت ہندوستان کو انگریزی اثر سے آزاد ہونے کی ہے- وہی ضرورت مسلمانوں کو ان کی کثرت رکھنے والے صوبوں میں ایک حد تک آزاد رہنے میں ہے- اگر یہ ضرورت غیر حقیقی ہے تو پھر ہندوستان کی آزادی کی ضرورت بھی غیر حقیقی ہے- (ص 69-68

پھر ہندوستان کی فیڈریشن میں پانچ خود مختار اسلامی صوبوں کی تجویز پیش کی اور زیگوسلویکا میں نافذ فیڈریشن کی ایک نئی قسم کی مثال دیتے ہوئے کہا- "زیگوسلویکا" جس میں نئی قسم کا تجربہ کیا گیا ہے یعنی سارے ملک میں تو فیڈریشن نہیں ہے- لیکن اوتھینیا کے علاقہ کو ان لوگوں کے خوف کی وجہ سے کامل خود مختاری حکومت دے دی گئی ہے جس کو کبھی مٹا نہ سکنے کا عہد "زیگوسلویکا" نے کیا ہے- مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا- اگر اسی طرح پر ہندو راضی ہو جائیں- یعنی پانچوں مسلم صوبے فیڈریشن کے اصول پر ہندوستان سے ملحق رہیں اور ہندو صوبے مضبوط مرکزی حکومت کے ماتحت رہیں-" (ص 64)

مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی اس تجویز کے متعلق ریاض صدیقی صاحب نے لکھا- اسی سال 1928ء نہرو رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے قادیانی فرقے کے راہنما مرزا بشیرالدین محمود احمد نے ایک واضح تجویز پیش کی- بنگال .... شمال مغربی علاقوں پر مشتمل ایک آزاد مسلمان علاقہ قائم کرنے کا مشورہ دیا.....

اقبال کا خطبہ الٰہ آباد اسی تجویز کی تعبیر و تشریح ہے"

(قرارداد پاکستان منظر پس منظر ص 36)

سر آغا خاں

سر آغا خاں نے 1928ء کے آخر میں "دی ٹائمز لندن" میں ہندوستان کی سیاسی صورت حال پر مضامین لکھے کہ ہندوستان میں "وحدانی طرز حکومت کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا- انہوں نے ہندوستان کو لسانی ثقافتی نسلی اور مذہبی بنیادوں پر پانچ حصوں میں تقسیم کر دینے کا منصوبہ پیش کیا-

مولانا مرتضیٰ میکش

مولانا مرتضیٰ میکش نے 1928ء کے آخر میں روزنامہ "انقلاب" میں چند مضامین لکھے ان مضامین میں سے ایک مضمون کا عنوان "مسلم ہندی کے لئے وطن کی ضرورت" تھا- ان کی تجویز یہ تھی کہ صوبہ سرحد' پنجاب سندھ اور بلوچستان کو باہم ملا کر مسلمانوں کے لئے ایک الگ ملک بنایا جائے-

نواب سر ذوالفقار علی خاں

1929ء میں آل انڈیا خلافت کانفرنس لاہور کے خطبہ استقبالیہ میں نواب ذوالفقار علی خاں نے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کے قیام کا ذکر کیا ان کے ذہن میں مسلمانوں کے لئے خطہ ارض کا کم و بیش وہی خاکہ تھا جو مولانا میکش اور مرزا محمود احمد کے ذہن میں تھا-

علامہ سر محمد اقبال

علامہ سر محمد اقبال نے دسمبر 1930ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ الہ آباد کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبہ میں مسلمانان ہند کے لئے ایک وطن کا مطالبہ کیا اور کہا:-

میری خواہش ہے کہ پنجاب صوبہ سرحد سندھ اور بلوچستان کو ایک ہی ریاست میں ملا دیا جائے خواہ یہ ریاست سلطنت برطانیہ کے اندر حکومت خود اختیاری حاصل کرے خواہ اس کے باہر- مجھے تو ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک منظم اسلامی ریاست "قائم کرنے پڑے گی"

(تاریخ نظریہ پاکستان از پیام شاہجہانپوری)

ہندوستان کی تقسیم اور مسلمانوں کے لئے الگ وطن کا مطالبہ کرنے والے کئی دانشوروں اور لیڈروں کی طرح علامہ اقبال کے ذہن میں بھی مسلمانوں کے خطہ ارض میں بنگال شامل نہیں تھا- علامہ اقبال کی اس تجویز کو کسی قسم کی سیاسی یا فکری اہمیت حاصل نہ ہو سکی- بلکہ جب خود اقبال گول میز کانفرنس میں شریک ہوئے تو انہوں نے وہاں بھی اپنی اس تجویز کے متعلق کانفرنس کی کمیٹی میں ایک لفظ تک نہیں کہا-

چوہدری رحمت علی

1930ء میں پہلی گول میز کانفرنس کے دوران میں چوہدری رحمت علی ہندوستان سے آئے مسلمان مندوبین سے ملے اور ان کے سامنے اپنی تجویز "پاکستان" پیش کی- انہوں نے اپنے تین ساتھیوں محمد اسلم خٹک شیخ محمد صادق اور عنایت اللہ کے ساتھ مل کر ایک پمفلٹ (Now-or-never) یعنی اب "یا کبھی نہیں" پیش کیا- مگر کانفرنس کے تمام مسلم مندوبین نے ان کی اس سکیم سے اتفاق نہ کیا- ان کی اسکیم شمال مغربی صوبوں (سرحد بلوچستان سندھ اور پنجاب میں باقی ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو لا کر اس علاقہ میں آباد کرنے کی تھی- اتنی بڑی آبادی کا تبادلہ کسی لحاظ سے بھی قابل عمل نہ تھا- بہرحال لفظ پاکستان چوہدری رحمت علی کی یاد ضرور دلاتا رہے گا-

قرارداد کراچی

11- اکتوبر 1938ء کو کراچی میں مسلم لیگ کانفرنس قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے لئے کہا گیا تھا- کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کو حکومت کرنے کا حق ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کو مسترد کر دیا گیا کیوں کہ اس ایکٹ میں درج منصوبہ ہندوستان کے عوام کے لئے بالعموم اور مسلمان ہند کے لئے بالخصوص نقصان دہ ہے-

ڈاکٹر سید عبداللطیف

ڈاکٹر سید عبداللطیف عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن میں انگریزی کے پروفیسر تھے انہوں نے ہندوستان کے سیاسی اور آئینی حل کے لئے اپنی سکیم 1939ء میں "ہندوستان میں تہذیبی آزادی" اور ہندوستان میں مسلمان کا مسئلہ" دو انگریزی کتابوں کی صورت میں پیش کی جس میں مسلمانوں کے لئے 4 زون اور ہندوؤں کے لئے 11 زون تجویز کئے گئے تھے ان ریاستوں کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنے گردوپیش کے طبعی اور تہذیبی حالات کو مد نظر رکھ کر جس زون سے چاہیں الحاق کریں-

1- شمالی مغربی زون سندھ بلوچستان سرحد پنجاب ریاست ہائے خیرپور اور بہاولپور-

2 شمالی مشرقی زون جس میں بنگال اور آسام کے صوبے شامل ہوں-

3 صوبہ جات یوپی اور بہار کے مسلمانوں کی اکثریت کے لئے ایک علیحدہ زون بنایا جائے جو پٹیالہ کی سرحد سے ہوتا ہوا رام پور سے ہو کر لکھنؤ پہنچ جائے-

4 دکن زون ریاست حیدر آباد کا کچھ حصہ کاٹ کر اس میں برطانوی ہند کے اضلاع شامل کر کے ایک الگ زون بنایا جائے- البتہ ریاست حیدر آباد کی جداگانہ حیثیت بالکل اسی طرح قائم رہے گی-

ایک پنجابی کی سکیم

یہ سکیم میاں کفایت علی نے اپنی کتاب "کانفیڈریسی آف انڈیا" میں بیان کی اس سکیم کے مطابق ہندوستان کو پانچ فیڈریشنوں میں تقسیم کر کے انہیں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کنفیڈریشن میں منسلک کرنا تھا۔ اس سکیم کے مصنف کی رائے یہ تھی کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور شمال مشرقی علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اس لئے اگر ہندو یا انگریز اس قسم کی کنفیڈریشن کے قیام پر رضامند نہ ہوں تو ہم مسلمانوں کو اپنی اکثریت کے علاقوں کو یعنی شمال مغربی سرحدی صوبہ بلوچستان، سندھ پنجاب اور بنگال کو ہندوستان سے بالکل علیحدہ کر لینا چاہئے۔

علی گڑھ سکیم یہ سکیم مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے دو پروفیسروں ڈاکٹر سید ظفر الاحسن اور ڈاکٹر افضال حسن قادری نے مرتب کی تھی ان کی سکیم کے مطابق ہندوستان کو تین خود مختار مملکتوں میں تقسیم کیا جانا چاہئے تھا۔

1 شمال مغربی ہندوستان پنجاب شمال مغربی صوبہ سرحد، سندھ بلوچستان۔

2 بنگال سے ہوڑا، مونا پور اور دارجیلنگ کے اضلاع خارج کر کے بہار کا ضلع پورنیہ اور آسام کا سب ڈویژن سلہٹ بنگال میں شامل کر دیا جائے۔

3 برطانوی ہند کا بقایا رقبہ ہندوستان کہلائے گا۔

اس سکیم کے تحت جو علاقے ہندوستان میں رہ جاتے تھے ان علاقوں کے مسلمانوں کے تحفظ کے لئے بھی سات تجاویز پیش کی گئی تھیں۔

سر سکندر سکیم یہ سکیم 1939ء میں عام طور پر "زونل سکیم" کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس سکیم کی رو سے ہندوستان کو سات زونوں کی فیڈریشن قرار دیا گیا تھا۔

زون نمبر1 بنگال آسام بنگال کی دیسی ریاستیں اور سکم کی ریاست شامل ہو۔

زون نمبر2 اس میں بہار اور اڑیسہ کے علاوہ بنگال کے بقیہ اضلاع بھی شامل ہوں گے۔

زون نمبر3 اس زون میں یوپی اور یو۔ پی کی ریاستیں۔

زون نمبر4 مدراس اور مدراس کی ریاستیں ریاست ٹراونکور اور کورگ

زون نمبر5 بمبئی اور حیدر آباد کے علاوہ مغربی ہند کی ریاستیں، بمبئی سی، پی، اور میسور کی جملہ ریاستیں۔

زون نمبر6 صوبہ جات سی۔ پی برار کے علاوہ بہار اڑیسہ، وسطی ہند، گوالیار، راجپوتانہ کی ریاستیں،

زون نمبر7 پنجاب، سندھ، بلوچستان، صوبہ سرحد، کشمیر ریاست ہائے پنجاب اور بیکانیر و جیسلمیر اس سکیم کی دیگر تجاویز مجملاً یہ تھیں۔

الف ہر زون کی علیحدہ اسمبلی ہو گی جس میں برطانوی ہند کے نمائندے بھی ہوں گے۔

ب یہ تمام ارکان وفاقی اسمبلی کے رکن ہوں گے جن کی تعداد 375 ہوگی۔

ج فیڈریل اسمبلی میں 1/3 ممبر مسلمان ہوں گی۔

د ممبران اسمبلی کے 2/3 ارکان کی اکثریت سے فیصلہ ہو گا۔

م وفاق کا سربراہ وائسرائے ہو گا

س وزارت میں مسلمان کم از کم 1/3 ہوں گے۔

ص مرکز کی تحویل میں صرف دفاع، امور خارجہ مواصلات محصولات اور کرنسی کے محکمے ہوں گے۔

سر سکندر حیات کی یہ سکیم تفصیل سے اور آئین کے اہم پہلوؤں پر غور و فکر کے بعد مرتب کی گئی تھی۔ اجلاس پٹنہ دسمبر 1938ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس پٹنہ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں میں انڈیا ایکٹ 1935ء کی ہندوستان میں وفاقی سکیم اور اس کی جمہوریت کو مسترد کر دیا گیا۔ جس کے تحت اکثریت کو مستقل حکومت کو قائم کرنے کا حق مل جائے اور اقلیت مستقل محکوم بن کر رہ جائے جب مسلم لیگ نے یہ سکیم رد کر دی تو اصولی طور پر اب اس کے متبادل سکیم پیش کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ چنانچہ مسلم لیگ کے اس اجلاس نے قائداعظم محمد علی جناح کو یہ اختیار دیا کہ وہ کوئی متبادل سکیم تیار کریں۔ اس فیصلہ کی روشنی میں ورکنگ کمیٹی نے مارچ 1939ء میں ایک کمیٹی قائم کر دی کہ وہ تقسیم ہندوستان کے سلسلہ میں پیش کردہ تجاویز کا جائزہ لے۔ اور غور کرنے کے بعد مناسب اور بہتر صورت میں اپنی سکیم کمیٹی کے روبرو پیش کرے۔ چنانچہ اس کمیٹی میں مندرجہ ذیل تجاویز زیر غور آئیں۔

1۔ ڈاکٹر عبداللطیف سکیم 2 ایک پنجابی کی سکیم۔ 3 چوہدری رحمت علی کی سکیم 4 علی گڑھ سکیم اور 5 سر سکندر سکیم

اجلاس دہلی 3 فروری 1940ء کو دہلی میں اس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اور اس نے مندرجہ بالا تجاویز اور سکیموں کا بغور جائزہ لیا۔ اور آخر میں قائد اعظم محمد علی جناح نے قرارداد پاکستان کا مسودہ تیار کرایا۔ تاریخی ریکارڈ اور بہت سے ان افراد کا جو اس موقع پر موجود تھے کہنا یہی ہے کہ مندرجہ بالا پانچ سکیموں کے علاوہ اور کوئی سکیم اس کمیٹی کے زیر غور نہیں آئی یہاں تک کہ مسلم لیگ کے ریکارڈ سے یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ علامہ اقبال کا خطبہ الہ آباد بھی کمیٹی میں موضوع بحث بنا ہو۔

علیحدگی کی سکیم 22 فروری 1940ء کو سر ظفر اللہ خان نے وزیر ہند کے نام اپنے ایک مکتوب میں علیحدگی کی ایک سکیم پیش کی سر موصوف اس وقت وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں تجارت اور ریلوے کے وزیر تھے۔ اور اس سے قبل 1931ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر رہ چکے تھے۔ اور تینوں گول میز کانفرنسوں کے مندوب کی حیثیت سے شرکت کر چکے تھے۔ ان کی سکیم یہ [illegible]۔ ایک شمال مشرقی فیڈریشن بنائی جائے جس میں بنگال اور آسام کے موجودہ صوبے شامل ہوں اور ایک شمال مغربی فیڈریشن بنائی جائے۔ جس میں پنجاب سندھ شمال مغربی سرحدی صوبہ بلوچستان اور سرحدی قبائلی علاقہ شامل ہو۔

سر ظفر اللہ خاں نے شمال مشرقی اور شمال مغربی زونوں پر مشتمل فیڈریشن کے قیام کی تجویز پورے شدومد سے پیش کی۔ اور اس کی ایک نقل قائد اعظم محمد علی جناح کو بھی بھجوا دی۔ دو قومی نظریہ اور شمال مشرقی اور شمال مغربی فیڈریشنوں کے قیام کا نظریہ جس تفصیل و وضاحت سے اس سکیم میں پیش کیا گیا ہے وہ کسی اور سکیم یا دستاویزی بیان میں نہیں ملتا۔ یہ قطعی طور پر وہی مطالبہ تھا جو چند دنوں بعد 23 مارچ 1940ء کی قرارداد کی صورت میں پیش کیا گیا۔

قرارداد لاہور یا قرارداد پاکستان

23 مارچ 1940ء کو لاہور کے منٹو پارک میں منعقدہ ایک عظیم الشان جلسہ میں شیر بنگال مولوی۔ فضل الحق نے درج ذیل تاریخی قرارداد پیش کی جو اول اول قرارداد "لاہور" اور بعد میں "قرارداد پاکستان" کے نام سے مشہور ہوئی۔

قرار پایا ہے کہ کوئی بھی دستوری خاکہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول و عمل نہیں ہو گا۔ جب تک اسے مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں کے تحت مرتب نہ کیا گیا ہو یعنی جغرافیائی حیثیت سے متصل اکائیوں کے ایسے خطوں کی صورت میں حد بندی کی جائے جن کی تشکیل ضروری علاقائی ردوبدل کے ساتھ اس طرح کی جائے گی کہ جن علاقوں میں مسلمان آبادی کے لحاظ سے اکثریت میں ہیں جیسا کہ ہند میں "شمال مغرب" اور "شمال مشرق" میں ہیں ان علاقوں کو اس طرح آپس میں ملایا جائے۔ کہ وہ آزاد مملکتیں بن جائیں ان مملکتوں میں شامل ہونے والی وحدتیں خود مختار اور صاحب اختیار ہوں گی ان آزاد علاقوں اور خود مختار وحدتوں کے دستور میں اقلیتوں اور ان کے مذہبی ثقافتی معاشی انتظامی اور دیگر حقوق و مفادات کی حفاظت کے لئے ان ہی کے مشورے سے معین و موثر تحفظات مہیا کرنے چاہئیں"

اس قرارداد کی حمایت میں ہندوستان کے قریباً ہر صوبے سے آئے ہوئے مندوبین نے تقاریر کیں۔ مندرجہ بالا قرارداد "لاہور" کے سلسلہ میں 9۔ اپریل 1946ء کو مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے مسلم لیگی ارکان کے کنونشن منعقدہ دہلی میں یہ قرار پایا کہ۔

" سرحد پنجاب، بلوچستان، سندھ، بنگال اور آسام کے مسلم اکثریتی علاقوں پر مشتمل ایک آزاد اور خود مختار ریاست قائم کی جائے۔

(روزنامہ ڈان 10۔ اپریل 1946ء دہلی)

اور یہ قائد اعظم محمد علی جناح کی بصیرت و فراست اور بے لوث اور جرات مندانہ قیادت کا نتیجہ تھا۔ کہ مسلمانان ہند سات سال کے قلیل عرصہ ہی میں 14۔ اگست 1947ء کو ایک سب سے بڑی آزاد و خود مختار مملکت (موسومہ بہ) "پاکستان" حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ترسے گا سدا جس کی قیادت کو زمانہ

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

آپ کا خط ملا

(پرانے خط کی نئی بات)

امید ہے آپ بخیریت ہونگے۔ آج آپ سے ایک ذاتی کام کے لئے تعاون اور مدد کا طالب ہوں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں میں نے الفضل کے لئے 1989ء سے لکھنا شروع کیا اور اب تک مضامین کا انبار لگ چکا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوا؟ یہ محض اس وجہ سے کہ الفضل نے ان مضامین کو پذیرائی دی۔ ان کو قبول کیا۔ مگر الفضل تو مولانا سیفی ہیں۔ آپ نے میری ہمت بندھائی۔ کئی دفعہ بہت اچھے خط لکھے۔ اور یہ محض آپ کی ہمت افزائی کی وجہ سے تھا کہ مجھ جیسے نالائق کا قلم کسی حد تک رواں ہو گیا۔ آج یہ مضامین کا پلندہ آپ ہی کو پیش کر رہا ہوں (سارے مضامین تو نہیں کیونکہ اتنی گنجائش نہ تھی) تا آپ ہی اس کتاب کا (جسے ترتیب دے رہا ہوں) پیش لفظ (یا آپ جو بھی اسے کہیں) لکھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کام کے لئے آپ سے موزوں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ آپ کی ہمت افزائی کے نتیجہ میں وجود میں آنے والی تحریرات آپ ہی کو پیش کر رہا ہوں تا ان پر مختصر اظہار خیال فرمائیں۔ جو اس مجوزہ کتاب کے پہلے صفحہ کی زینت بنے۔ پانچ۔ چھ مضامین کے علاوہ باقی سب الفضل میں چھپ چکے ہیں۔ شائع شدہ مضامین کے لئے اجازت تو محترم ناظر صاحب اشاعت سے موصول ہو چکی ہے۔ باقی مضامین بھی اجازت حاصل کرنے کے لئے محترم سید عبدالحئی صاحب کو بھیج رہا ہوں۔ توقع ہے کہ اجازت مل جائے گی۔

میں جانتا ہوں کہ آپ بہت ہی مصروف انسان ہیں۔ اور آپ کے لئے وقت نکالنا خاصا مشکل ہو گا۔ لیکن چونکہ اکثر مضامین پہلے ہی آپ کی نظر سے گزر چکے ہیں اس لئے ان پر اظہار خیال آپ کے لئے مشکل نہیں ہو گا۔ کیا میں توقع رکھوں کہ ہفتہ عشرہ میں آپ کا ایک خوبصورت سا تعارفی نوٹ مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

خاکسار محمد افضل

P.S ہاں! کتاب کا نام ہو گا

"ایک آواز دنیا کے کناروں تک"

اب یہ کتاب طبع ہو کر اشاعت کے لئے تیار ہے۔

نسیم سیفی

رابطے کا ذریعہ

○ روزنامہ الفضل دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے لئے رابطے کا کام دیتا ہے۔ ہم سب ایک دوسرے کی خوشی سے خوش ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے غم میں شریک ہونا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

لیکن یہ بات صرف اس طرح ممکن ہے کہ آپ خود کوشش کر کے ساری جماعت کو اپنی خوشیوں میں شامل کریں اور غم میں بھی شرکت کا موقع دیں۔ آپ الفضل کو اپنی خبریں ارسال کر کے اس رابطے کو ممکن بنا سکتے ہیں۔ آپ کی طرف سے ملنے والے خبروں سے الفضل کے دفتر میں خوش آئند بھرمار ہو جانی چاہئے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مرزا عبدالمجید صاحب بابت ترکہ مکرم تاج دین صاحب)

مکرم مرزا عبدالمجید صاحب ابن مکرم مرزا تاج دین صاحب ساکن مکان نمبر 17/11 محلہ دار النصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ / مکان نمبر 17/11 واقع محلہ دار النصر وسطی ربوہ برقبہ ایک کنال 85 مربع فٹ میں سے ان کا حصہ حصہ 5 مرلہ 85 مربع فٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم بشیر احمد صاحب (پسر)
2۔ مکرم عبدالرشید صاحب (پسر)
3۔ مکرم مشتاق احمد صاحب (پسر)
4۔ مکرم عبدالمجید صاحب (پسر)
5۔ مکرم عبدالغفور صاحب (پسر)
6۔ محترمہ نذیراں بی بی صاحبہ (دختر)
7۔ محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ (دختر)
8۔ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ (دختر)
9۔ محترمہ بشریٰ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

نادار مریضوں کی امداد

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو استطاعت دی ہے کہ آپ اپنے یا اپنے کسی عزیز کے علاج پر جو خرچ بھی اٹھے برداشت کر سکتے ہیں تو ان افراد کی طرف نظر دوڑائیے جو اپنے علاج کی استطاعت نہیں رکھتے اور بیماری میں سسکتے اور تڑپتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت کا قائم کردہ ہسپتال، فضل عمر ہسپتال، نادار مریضوں کا علاج تھوڑی رقم وصول کرکے بھی کرتا ہے اور بغیر کوئی رقم لئے بھی۔ یہ بات اس طرح ممکن ہوتی ہے کہ جماعت کے وہ دوست جو استطاعت رکھتے ہیں ناداروں کے علاج کے فنڈ میں عطیات دیتے رہتے ہیں۔ کیا آپ ان حضرات میں شامل ہونا نہیں چاہیں گے۔

نادار مریضوں کی مدد کیجئے اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(ادارہ الفضل)

گمشدگی

○ اگر ربوہ میں آپ کو کوئی گمشدہ چیز ملی ہے۔ یا آپ کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے تو مکرم صدر عمومی صاحب کے دفتر سے رابطہ کریں۔

یوم تحریک جدید 11- اپریل 97ء کو منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں 1997ء کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 11- اپریل 97ء جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔ مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

یادرفتگان

یادرفتگان کے متعلق ایک دفعہ پھر یہ بات کہنا ضروری ہے کہ جس کے متعلق آپ مضمون لکھ رہے ہیں اس شخص کی زندگی پر غور کیجئے اور جو نیکیاں اور اچھائیاں اس شخص میں آپ کو نظر آئیں وہ قلم بند کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ غور کرنے کے بغیر آپ لکھنا شروع کر دیں اور ہر وہ نیکی جو کہیں نہ کہیں آپ کو ملتی ہے اس شخص کی زندگی میں شامل کر دیں۔ چاہے اس میں وہ ہو یا نہ ہو۔

اس مضمون کو حقیقت نگاری کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔ کسی ایک خوبی کا ذکر بھی قارئین کے دل میں نہ صرف دعا کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے بلکہ اسے اپنانے کی خواہش بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ پس اس بات کا خیال رکھئے کہ یادرفتگان میں جس شخص کی زندگی کے متعلق آپ تحریر کرنا چاہتے ہیں صرف اس میں موجود خصائل اور خوبیوں کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات یقیناً خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہوگی اور ہمارے قارئین بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوتے رہیں گے کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص میں دنیا بھر کی سب خوبیاں موجود ہوں کسی میں کوئی خوبی ہے اور کسی میں کوئی۔ اگر ہم اس شخص میں موجود خوبیوں کا ذکر کریں چاہے وہ تعداد میں تھوڑی ہی ہوں تو یقیناً قارئین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

توجہ فرمائیں!

○ واقفین نو کو ذیلی تنظیموں سے وابستہ کرکے ان کی تربیت کرنے کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔ ”واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا، اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

(وکالت وقف نو)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 6- اپریل 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس- (نیا)-
1-00 تعلیم دین حق روحانی خزائن
1-30 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-4-5) (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے
3-30 حکایات شیریں
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
6-00 کینیڈین ڈسک (دوبارہ)
7-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (99-4-5) (دوبارہ)
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں۔
11-00 سرائیکی پروگرام کوئز سیرت
12-00 (دوپہر) دین حق روحانی خزائن
12-45 لقاء مع العرب (دوبارہ
1-50 اردو کلاس (دوبارہ)
2-50 بنگالی پروگرام
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے
5-00 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع محمود ہال لندن (97-2-22) حصہ دوئم
6-00 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (97-4-5)
7-30 اراؤنڈ دی گلوب سیمینار پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام- امپیریل کالج لندن۔
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- کوئز سیرت حضرت امام جماعت الثانی نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ حصہ دوئم۔
11-00 جرمن پروگرام

پیر 7 اپریل 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس- (نیا)-
1-00 بیت بازی- ناصرات الاحمدیہ- کوٹ عبدالمالک۔ بمقابلہ احمد نگر۔
1-30 درس کلام الٰہی- (نمبر 21) (1995ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- نصرت جہاں اکیڈمی- ربوہ (دوبارہ)- (حصہ اول)-
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- سیمینار ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں- امپیریل کالج لندن (دوبارہ)-
7-00 صبح- اردو کلاس- (دوبارہ)-
8-00 چینی زبان سیکھئے (دوبارہ)-
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (97-4-6)-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ- حصہ اول- (دوبارہ)-
11-00 درس کلام الٰہی (نمبر 21) (1995ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
12-30 دوپہر- بیت بازی- ناصرات الاحمدیہ- کوٹ عبدالمالک- بمقابلہ احمد نگر- (دوبارہ)-
1-00 لقاء مع العرب-
1-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
2-50 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 شام- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- مقابلہ- مجلس نابینا- ربوہ-
8-00 لقاء مع العرب (نیا)-
9-00 ترکی پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

امداد طلباء

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا منصوبہ "امداد طلباء" مشروط بامد ہے جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ تاکہ رقم کی کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4 - اپریل-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے آئین میں تیرہویں ترمیم کے بل پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اب یہ ترمیم آئین کا حصہ بن گئی ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے گندم اور چاول کی امدادی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ زرعی ادویات اور بیج اور کھاد کی قیمتوں میں کمی کر دی گئی ہے۔ تینوں صوبوں میں زرعی اراضی تقسیم کی جائے گی اس کا آغاز لاڑکانہ میں ہاریوں کو زمین دیئے جانے سے ہو گا۔ اس سال زرعی قرضوں کی مد میں 3۔ ارب مخصوص کر دیئے گئے۔ آئندہ سال بارہ ارب روپے مخصوص ہوں گے۔ گندم کی امدادی قیمت میں 55 روپے، چاول کی امدادی قیمت میں 20 روپے، کینولہ کی امدادی قیمت میں 50 روپے اور سورج مکھی کی امدادی قیمت میں 65 روپے فی چالیس کلو گرام اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بیج پر عائد جنرل سیلز ٹیکس واپس لے لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دو سال میں ملک کو خوراک میں خود کفیل بنانے کا عزم کیا ہے۔ ایک زرعی ملک کے لئے یہ شرم کی بات ہے کہ ہر سال 25۔ ارب روپے کی گندم 30۔ ارب کا تیل کا بیج۔ 3۔ ارب کی دالیں اور تین ارب روپے کا پلپ اور کاغذ باہر سے منگواتے ہیں۔ تین لاکھ تک کے قرضوں پر آدھا سود معاف کر دیا گیا۔ کاشتکاروں کو میٹر لگوانے کے عوض صنعتی صارفین کے مقابلے میں آدھی قیمت پر بجلی مہیا کی جائے گی۔

○ بے زمین ہاریوں کو زمین کی تقسیم کا سلسلہ 20۔ اپریل سے لاڑکانہ سے شروع ہو گا۔ ٹریکٹروں اور زرعی مشینری پر ڈیوٹی کی شرح میں مزید کمی کر دی گئی۔ تمام صوبوں میں ڈسٹرکٹ ایگریکلچرل پروموشن کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔

○ اسلامی سربراہی کانفرنس میں ایک سربراہ کے قتل کی سازش پر دو افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ خفیہ ایجنسیوں نے بروقت کارروائی کر کے ملک کو شرمندگی سے بچالیا۔

○ فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ پاکستان میں میرے قتل کی سازش کی گئی ہے۔

○ پشاور میں ضمنی الیکشن کے دوران اے این پی کے لیڈر غلام احمد بلور کے اکلوتے بیٹے اور تھانیدار سمیت 3۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ ایوان صدر کے ترجمان نے واضح کیا ہے کہ تیرہویں آئینی ترمیم سے ایوان صدر کے کردار میں غیر معمولی تبدیلی نہیں آئے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم ختم ہوتے ہی "طرم خان" زمین پر آگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو پورے پانچ سال دیں گے۔ اعتراف کرتی ہوں کی بعض معاملات میں ہم سے غلطیاں ہوئیں۔ ہم فرشتے نہیں ہیں۔

○ شارجہ کپ کے پہلے میچ میں سری لنکا نے زمبابوے کو ہرا دیا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ اب نواز شریف کو فوج کے ساتھ روابط کے نئے دور کا چیلنج درپیش ہے۔ فوج کو قومی دفاعی سلامتی کونسل کے خاتمے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

○ قومی اسمبلی اور سینٹ نے اپنے اجلاسوں میں آٹھویں ترمیم کی ان شقوں کو ختم کر دیا ہے جس کے تحت صدر مملکت قومی اسمبلی اور گورنر صوبائی اسمبلیاں توڑ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ تینوں مسلح افواج کے سربراہوں اور چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے تقرر اور صوبائی گورنروں کے تقرر کا اختیار بھی صدر سے واپس لے لیا گیا ہے۔ آئین میں تیرہویں ترمیم کا یہ بل یکم اپریل 1997ء کو قومی اسمبلی اور سینٹ کے اجلاسوں میں کامل اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔ دونوں ایوانوں کے کسی ایک بھی رکن نے اس کے خلاف ووٹ نہیں دیا۔

○ آٹھویں ترمیم کی شق 58 (بی) ٹو ختم کرنے سے پہلے وزیر اعظم نواز شریف اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے درمیان ملاقات ہوئی۔ جس میں اس ترمیم کے خاتمے پر اتفاق کیا گیا۔ بعد ازاں قومی اسمبلی میں بل پیش ہونے کے موقع پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزیر اعظم نواز شریف کو مبارکباد دی انہوں نے کہا کہ اب جمہوریت مستحکم ہو گی۔ پاکستان کو قائداعظم کے نظریات کے مطابق بنا دیا جائے گا۔ محترمہ نے کہا کہ میرا دل آج بڑا خوش ہے۔ میں نواز شریف کی جرات مندی پر ان کی بہت شکر گزار ہوں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے محترمہ بے نظیر بھٹو کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آئین میں جو مزید ترامیم ضروری ہیں ان کے بارے میں بہت جلد ایک کمیٹی بنا دی جائے گی۔ جو آئینی ترامیم کا پیکیج تیار کرے گی۔

○ وزیر اعظم نواز شریف آٹھویں ترمیم کی متنازعہ شقوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کرنے کے بعد کسی پروگرام کے بغیر صدر کے آبائی گاؤں چوٹی زیریں گئے جہاں انہوں نے صدر مملکت کو اس فیصلے سے آگاہ کیا اور اس فیصلہ کو نہ ماننے کی صورت میں ان کے مواخذہ کی بات کی۔ صدر یہ فیصلہ سن کر حیران رہ گئے انہوں نے دریافت کیا کہ کیا یہ تمام جماعتوں کا متفقہ فیصلہ ہے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ یہ متفقہ فیصلہ ہے۔

○ سعودی عرب نے 879 پاکستانیوں سمیت اڑھائی ہزار ایشیائی افراد کو ملک سے نکال دیا ہے۔

○ کوئٹہ میں ڈاکوؤں نے سکول ملازمین کی تنخواہوں کے 20 لاکھ روپے لوٹ لئے۔ فائرنگ سے وین میں موجود کانسٹیبل ہلاک اور دو افراد زخمی ہو گئے۔

○ پشاور میں آٹے کے لئے آنے والوں پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ ملتان میں عوام نے محکمہ خوراک کے ملازمین پر حملہ کر دیا۔ لاہور میں بھی عوام آٹے کی تلاش میں دھکے کھاتے رہے۔ میلسی میں ذخیرہ اندوزوں نے مصنوعی قلت پیدا کر دی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ صدر یا گورنر اب کسی منتخب حکومت کو گھر نہیں بھجوا سکیں گے۔

پلاٹ برائے فروخت

ایک پلاٹ رقبہ ایک کنال نہایت باموقعہ سڑک کے کنارے ساہیوال روڈ، عظیم پارک۔ ایک طرف ساہیوال روڈ پچھلی طرف 20 فٹ سڑک۔ پلاٹ تقریباً مربع شکل
رابطہ کے لئے
میر ناصر احمد 3/1 ناصر آباد غربی ربوہ 212757
چوہدری نصیر احمد وڑائچ 46/19 دارالرحمت وسطی ربوہ
فون نمبر 707

WORLDWIDE PROPERTY CONSULTANTS
REAL ESTATE SALE & PURCHASE
ROOM NO. 70-71 F, FIRST FLOOR,
LIBERTY PLAZA, LIBERTY MARKET,
GULBERG III, LAHORE
PH: 042-5752532-5753827 FAX: 042-5752532

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر چینج
آفس، 8-B، 6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائٹر ملک عبدالصمد

آسامیاں خالی ہیں
وائیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ (بھائی سوپ بنانے والے) کو مندرجہ ذیل خالی آسامیاں پر کرنے کیلئے محنتی دیانت دار اور تجربہ کار افراد کی ضرورت ہے۔
- سٹور کیپر: تجربہ کم از کم 3 سال • پروڈکشن سپروائزر: تجربہ کم از کم 3 سال
- سیکیورٹی گارڈ: اسلحہ لائسنس یافتہ اور صحت مند افراد ہی درخواستیں بھیجیں۔

معقول تنخواہ کے علاوہ دوسری مراعات بھی دی جائیں گی۔
خواہشمند افراد امیر صاحب ضلع / صدر جماعت سے تصدیق شدہ درخواستیں مورخہ 14 اپریل 1997ء تک پہنچا دیں۔
وائیر کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد
فون: 0438-531522، 531523

خالد سینیٹری ورکس
کالج روڈ ربوہ
عزیز ایجیکٹو ڈیپ ویل (لال پمپ) رجسٹرڈ ڈیلر
- سامان سینیٹری میں اعلیٰ معیار کی فلش ٹینکی گولڈن کچن سنک یادگار • افضل واش بیسن پیڈسٹل تمام معیاری ورائٹی دستیاب ہے۔
- پی وی سی پائپ • L.I.I پائپ • ماسٹر پائپ
- مین ہول ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

پروپرائٹر ریاض احمد خان
دوکان: 211225
رہائش: 211586

اہلِ ربوہ کیلئے خصوصی رعایت!!! C ماسٹر • الیکٹرا • رضوان • بی ٹا • فائنل • آصف ادریس • CP فٹنگ خریدنے پر 20 سے 30 فیصد تک خصوصی رعایت۔
ایک بار ضرور آزمائیں
اپنے باتھ روم کی فٹنگ کے لئے ہم سے رجوع کریں
ہم آپ کو بہتر مشورہ دیں گے